اولیاء اللہ کے لئے نوافل ادا کرنا

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا داتا صاحب کے لیے نوافل ادا کیے جاسکتے ہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

داتا صاحب کے لیے نوافل ادا کیے جاسکتے ہیں کہ کسی کے لیے نوافل پڑھنا در حقیقت اسے نوافل کا ثواب پہنچانا ہے اور مسلمان زندہ ہو یا فوت شدہ، اسے کسی بھی نیک کام مثلاً نماز، روزہ، صدقہ وغیرہ کا ثواب ایصال کرنا جائز ہے۔

نفل نماز کا ثواب بھی ایصال کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ سنن ابی داؤد میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حج کو جانے والوں سے فرمایا: "من یضمن لی منکم ان یصلی لی فی مسجد العشار رکعتین، او اربعا، ویقول ھذہ لابی ھریرۃ" تم میں سے کون مجھے اس چیز کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ مسجد عشار میں میرے لئے دو یا چار رکعت پڑھے اور کہے یہ ابو ہریرہ کے لئے ہیں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب فی ذکر البصرۃ، رقم الحدیث 4308، ج4، ص113، مطبوعہ بیروت)

اس حدیثِ پاک کے تحت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ مبارک مقامات پر عبادت کرنا، نماز ادا کرنا زیادہ ثواب کا موجب ہے، اور بدنی عبادت کا ثواب دوسرے کو دینا بھی جائز ہے، اور اکثر علماء کی یہی رائے ہے، رہا معاملہ عبادات مالیہ کا تو وہاں ثواب کا بخشنا بالاتفاق جائز ہے۔" (اشعۃ اللمعات (مترجم)، ج06، ص425، فرید بک سٹال، لاہور)

ہر نیکی کا ثواب ایصال کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ فتاوٰی عالمگیری میں ہے: "الأصل في هذا الباب أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة كان أو صوما أو صدقة أو غيرها كالحج وقراءة القرآن و الأذكار وزيارة قبور الأنبياء عليهم الصلاة والسلام والشهداء والأولياء والصالحين وتكفين الموتى وجميع أنواع البر" یعنی اس باب میں قاعدہ یہ ہے کہ انسان کے لئے جائز ہے کہ اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو ہبہ کردے، وہ عمل نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا ان کے علاوہ، جیسا کہ حج اور تلاوتِ قرآن اور اذکار اور انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام، شہداء، اولیاء اور صالحین کے مزارات کی زیارت اور مردوں کو کفن دینا اور نیک کاموں کی تمام اقسام۔ (فتاوٰی عالمگیری، کتاب المناسک، ج 01، ص 257، مطبوعہ پشاور)

ردالمحتار اور بحر الرائق میں ہے (والنظم للآخر) "من صام أو صلى أو تصدق وجعل ثوابه لغيره من الأموات والأحياء جاز ويصل ثوابها إليهم عند أهل السنة والجماعة كذا في البدائع وبهذا علم أنه لا فرق بين أن يكون المجعول له ميتا أو حيا۔۔۔ لا فرق بين الفرض والنفل" یعنی کسی نے نماز پڑھی یا روزہ رکھا یا صدقہ کیا اور اس کا ثواب کسی مردے یا زندہ کو بخش دیا تو یہ جائز ہے اور اہلسنت والجماعت کے نزدیک ان کو ثواب ملے گا، بدائع میں بھی ایسے ہی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جسے ثواب بخشا گیا وہ زندہ ہو یا مردہ ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، یونہی جس عمل کا ثواب بخشا گیا وہ نفل ہو یا فرض، اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ (البحر الرائق، کتاب الحج، ج 03، ص 63، 64، دار الکتاب الإسلامی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو شاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-3796

تاریخ اجراء: 09 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ/07 مئی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net